شیطان کے حربے

عبداللہ دانش°

دل کی مثال ایک مضبوط قلعے کی سی ہے۔ انسان کا دشمن شیطان اس گھات میں رہتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح وہ اس قلعے میں داخل ہوجائے اور اس پر قبضہ کرلے۔ قلعے کے دروازے ہیں' اس کے اندر جانے کے راستے ہیں' کہیں سے قلعے کی دیوار ٹوٹی ہوتی ہے' لہٰذا قلعے کی نگرانی نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس کے دروازوں' راستوں اور شگافوں کا علم نہ ہو۔ شیطان کے حملوں سے اپنے دل کی حفاظت کرنا ہر باشعور پر لازم ہے۔ یہ تبھی ممکن ہے جب قلعے کے اندر جانے والے راستوں کا علم ہو۔ وہ راستے کون کون سے ہیں؟ ان کا تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے۔ یہی وہ حربے ہیں جن سے شیطان انسان کو گمراہ کرتا ہے۔

۱- غصہ: ایک راستہ غصہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ جب یہ عقل کو کمزور اور بے بس کردیتا ہے تو شیطان کا لشکر دل کے قلعے پر دھاوا بول دیتا ہے۔ جب کوئی غصے میں آتا ہے تو شیطان کا کھلونا بن جاتا ہے۔ پھر شیطان اس سے یوں کھیلتا ہے جیسے بچہ فٹ بال سے کھیلتا ہے۔ اِدھر سے ٹھوکر ماری اُدھر لڑھکتا گیا' اُدھر سے ٹھوکر لگائی تو اِدھر لڑھکتا آیا۔ کسی نے شیطان سے پوچھا: تو کیسے انسان کو قابو کرلیتا ہے؟ اس نے بتایا: جب آدمی غصے اور نفسانی خواہش میں مبتلا ہوتا ہے تو میں آسانی سے اس کو قابو کرلیتا ہوں۔

۲- حسد اور حرص: ایک اور راستہ حسد اور لالچ ہے۔ جب آدمی کسی چیز کا حریص ہوگا تو اس کے حصول کے لیے اندھا اور بہرہ ہوجائے گا۔ اندھے اور بہرے ہونے پر شیطان کو موقع مل جاتا ہے۔ وہ لالچی آدمی کی خواہش کو اس کے لیے بہت مزین کردیتا ہے' اگرچہ وہ مطلوب بے حیائی ہو یا برائی۔

روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو اللہ کے حکم سے ہر جان دار کا ایک ایک جوڑا کشتی میں بٹھا لیا۔ پھر کشتی میں سوار ایک بوڑھے کو دیکھا تو اسے پہچان نہ سکے۔ پوچھا: تجھے کس نے کشتی پر سوار کیا ہے؟ کہا: میں سوار ہوا ہوں تاکہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں تک پہنچوں۔ یوں ان کے دل میرے ساتھ ہوں گے' اور ان کے بدن آپ کے ساتھ ہوں گے۔ حضرت نوحؑ نے فرمایا: اے دشمنِ خدا'

° خطیب' مسجد البدر' بروکلین' نیویارک

یہاں سے نکل جا' تو ملعون ہے۔ ابلیس نے کہا: پانچ چیزوں سے لوگ برباد ہوئے ہیں۔ ان میں سے تین چیزیں بتا دیتا ہوں اور دو نہیں بتاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کو وحی سے پیغام دیا کہ تین چیزوں کی ضرورت نہیں ہے' اسے کہیں کہ صرف دو چیزیں بتا دے۔ شیطان نے بتایا کہ دو چیزیں ہلاک کرنے والی یہ ہیں: ایک حسد' دوسری حرص۔ حسد کرنے کی وجہ سے میں لعنتی قرار پایا اور مردود ہوا۔ آدمؑ کو جنت ساری حلال کر دی گئی سوائے ایک درخت کے' لیکن اسی ایک درخت کی حرص میں آ کر مجرم ہوئے اور جنت سے نکالے گئے۔

۳- شکم پُری: ایک راستہ شکم پُری ہے۔ کھانا اگرچہ حلال اور پاکیزہ ہو' پھر بھی پیٹ بھر کر کھانا شہوتوں کو اُبھارتا ہے۔ یہ شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے۔

روایت ہے کہ ابلیس ایک بار حضرت یحییٰؑ سے ملا۔ ابلیس نے اپنے اوپر طرح طرح کے کنڈے (کانٹے) لاد رکھے تھے۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا: یہ کیا اٹھائے پھر رہے ہو؟ کہا: یہ نفسانی خواہشات کی کنڈیاں ہیں۔ ان کے ذریعے سے میں انسانوں کو پھانستا ہوں۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا: کیا میرے لیے بھی کوئی چیز رکھتے ہو؟ کہا: جب بھی آپ پیٹ بھر کر کھائیں گے' میں آپ کو نماز اور یادالٰہی سے سُست اور غافل کر دوں گا۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا: مزید کیا ہے؟ کہا: بس یہی ہے۔ انھوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میں کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاؤں گا۔ ابلیس نے کہا: بخدا' میں آیندہ کسی مسلمان کو کبھی نصیحت کی بات نہ بتاؤں گا۔

۴- دنیا کی زیب و زینت: شیطان کا چوتھا حربہ یہ ہے کہ دنیاوی چیزوں' کپڑوں اور رہایش گاہوں کی محبت ہو جائے۔ جب شیطان دیکھتا ہے کہ انسان کا دل ان چیزوں میں ڈوب گیا ہے تو وہ دل شیطان کا مستقل آشیانہ بن جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ انسان کو دعوت دیتا رہتا ہے کہ اعلیٰ کوٹھی اور بنگلہ بنائے' اس کی چھت نہایت خوب صورت ہو' دیواروں پر رنگ و روغن اور قیمتی پردے ہوں' بنیادیں بہت مضبوط ہوں' فرش مرمریں ہو۔ کبھی دل پکارتا ہے کہ لباس بے مثال ہو' سواریاں لاجواب ہوں اور لمبی عمر کی امیدیں بڑھاتا ہے۔ جب انسان ان چیزوں میں مگن ہو جاتا ہے تو شیطان بے فکر ہو جاتا ہے۔ اسے دوبارہ اس آدمی کے پاس آ کر بہکانے اور گمراہ کرنے کی تکلیف نہیں کرنا پڑتی۔ کیونکہ مذکورہ چیزیں آدمی کو خود بخود دھکیل ڈال کر اِدھر اُدھر کھینچتی رہتی ہیں۔ وہ ساری زندگی انھی میں الجھا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے۔ یہ موت اسے راہِ خدا میں نہیں آتی بلکہ شیطان اور خواہش نفسانی کی راہ میں آتی ہے۔

۵- لوگوں سے امیدیں باندھنا: یہ شیطان کا دل کے قلعے تک پہنچنے کا پانچواں حربہ ہے۔ صفوان بن سلیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہؓ بن حنظلہ کے سامنے ابلیس انسانی شکل میں آیا' اور کہا: اے ابنؓ حنظلہ! میں آپ کو پتے کی بات بتاتا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا: مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ابلیس نے کہا: سنو تو سہی' بات اچھی ہو تو قبول کر لینا اور اگر بُری ہو تو رَدّ کر دینا۔ پھر کہا: اے ابنؓ حنظلہ! اللہ کے سوا کسی سے کبھی سوال نہ

کرنا۔ ذرا اپنا حال دیکھیں، جب آپ غصے میں ہوں، یا حالتِ غضب میں ہوں تو میرا آپ پر قبضہ ہوتا ہے۔ یعنی غیراللہ سے امید رکھنا اور سوال کرنا بھی نقصان دہ ہے کہ شیطان دل کے دروازے پر نقب لگاتا ہے۔

۶- جلد بازی: ثابت قدمی اور متانت ترک کرنا بھی شیطان کی مدد کرتا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے: ''جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے''۔ (ترمذی) عجلت کے وقت شیطان ایسی جگہ سے انسان میں شر ڈالتا ہے کہ اسے خبر تک نہیں ہوتی۔ مروی ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ کی ولادت مبارک ہوئی تو ابلیس کے چیلے شیاطین اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آج صبح تمام بت جن کی پرستش ہوتی تھی، منہ کے بل زمین پر گر گئے ہیں۔ ابلیس نے کہا: کوئی حادثہ پیش آیا ہے؟ ٹھیرو میں معلوم کرتا ہوں۔ روے زمین پر گھوم گیا، کچھ خبر نہ ملی۔ بالآخر معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ پیدا ہو چکے ہیں اور فرشتے انھیں گھیرے ہوئے ہیں۔ واپس آ کر ابلیس نے چیلوں کو بتایا کہ کل رات ایسا نبی پیدا ہوا ہے جیسا کسی ماں نے جنم نہیں دیا۔ آج کے بعد بتوں کی پرستش کی امید ختم ہوگئی۔ بس گمراہ کرنے کا ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ انسانوں کے دلوں میں جلد بازی پیدا کر دو۔ جلد بازی میں راہِ حق پر چلتے ہوئے بھی ٹھوکر کھا جائیں گے، اور کہیں دُور جا گریں گے۔

۷- مال و دولت: ہر قسم کا مال و اسباب، سواریاں، زمینیں اور جایدادیں جو بنیادی ضروریات سے زاید ہوں، وہ سب شیطان کے آشیانے ہیں۔

حضرت ثابتؒ البنانی بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا تو ابلیس نے اپنے چیلوں سے کہا: کوئی حادثہ رونما ہو گیا ہے، دیکھو کیا ہوا۔ سب چیلوں نے بہت جستجو کی مگر تھک ہار کر واپس آ کر کہنے لگے، ہمیں معلوم نہیں ہو سکا، کیا حادثہ پیش آیا ہے۔ ابلیس خود نکل کھڑا ہوتا ہے، واپس آ کر بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی طرف بھیج دیا ہے۔ پھر شیطان نے اپنے کارندے حضورؐ کے صحابہ کرامؓ کی طرف بھیجنا شروع کیے مگر وہ چیلے صحابہؓ پر قطعاً اثر انداز نہ ہوتے، ناکام لوٹ آتے، اور کہتے، ایسے مضبوط کردار کے لوگوں سے کبھی پہلے واسطہ نہیں پڑا۔ آخرکار ابلیس نے چیلوں سے کہا: کچھ عرصہ انتظار کرنا پڑے گا۔ جب اللہ تعالیٰ انھیں دنیا پر فتح دے گا اور دنیا ان کے قدموں میں آ گرے گی پھر ہم ان پر اپنا وار کر سکیں گے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم مسجد نبویؐ میں حضورؐ کی مجلس میں تھے۔ اچانک حضرت مصعبؓ بن عمیر آئے۔ ان کے بدن پر لباس بوسیدہ تھا جسے چمڑے کے پیوند لگے تھے۔ انھیں دیکھتے ہی حضورؐ کی آنکھیں آبدیدہ ہوگئیں کیونکہ حضرت مصعبؓ شہر مکہ میں اسلام لانے سے پہلے ایک شاہانہ زندگی گزار رہے تھے۔ یہ وہ نوجوان تھا جسے دنیا کی ہر نعمت میسر تھی۔ دن میں کئی بار اعلیٰ سے اعلیٰ پوشاکیں بدلتا تھا۔ آج پھٹے پرانے لباس میں دیکھ کر حضورؐ پُرنم ہوئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کل تمھارا کیا حال ہوگا جب تمھیں صبح و شام نفیس لباس میسر

آ ئیں گے' طرح طرح کے کھانے تمھارے دسترخوان پر سجائے جائیں گے' تم اپنے گھروں میں دیواروں پر یوں پردے لٹکاؤ گے جیسے کعبہ شریف کو غلاف پہنایا جاتا ہے۔ صحابہؓ کرام نے کہا: حضورؐ! اُن دنوں ہم' آج کی نسبت اچھی حالت میں ہوں گے' فارغ البال ہو کر خوب خوب عبادتیں کیا کریں گے' معاشی بے فکری ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں' نہیں! تمھارا آج کا زمانہ اُس زمانے سے بہتر ہے۔ (ترمذی)

حضرت عمرؓ کی خلافت میں بہت ملک فتح ہوئے۔ جلولاء کا مالِ غنیمت مدینہ پہنچا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس مالِ غنیمت کو کوئی حفاظتی چھت نصیب نہیں ہوسکتی جب تک اسے حق داروں میں تقسیم نہ کر دیا جائے۔ رات بھر کھلے آسمان کے نیچے یہ مال پڑا رہا۔ صحنِ مسجد میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت عبداللہؓ بن ارقم شب بھر اس کا پہرہ دیتے رہے۔ اگلی صبح حضرت عمرؓ نے آکر اس مال سے پردہ اٹھایا۔ مال کیا تھا۔ یاقوت و جواہرات' زمرد اور نہایت قیمتی موتی۔ ایک ڈھیر لگا ہوا تھا' روے زمین کے شہنشاہوں اور شہزادیوں کے زیورات کا۔ حضرت عمرؓ دیکھ کر رونے لگے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ پوچھتے ہیں: اے امیر المومنین! بخدا یہ تو شکر کرنے کا موقع ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھے یونہی رونا نہیں آیا بلکہ میں جانتا ہوں جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیاوی خزانوں سے مالا مال کر دیتا ہے تو اس قوم میں باہمی حسد و بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے آپس میں ہی خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے۔ ان خزانوں سے نفاق بڑھتا ہے اور قومیں بالآخر برباد ہو جاتی ہیں۔ (بحوالہ المنتظم' لابن الجوزیؒ' جلد۴)

۸- بخل اور کنگال ہونے کا خدشہ: کنجوسی بھی شیطان کے چور دروازوں میں سے ایک ہے جو دل کے قلعے کو برباد کر دیتی ہے۔ بخل آدمی کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتا ہے۔ یہ جذبہ کہتا ہے کہ دینِ حق کی سربلندی میں خرچ کرنا اور حقوق العباد کی خاطر جیب سے رقم نکالنا' گھاٹے کا سودا ہے' غریب و مفلس ہو جاؤ گے۔ بلکہ بخل آدمی کو ہمیشہ یہی دعوت دیتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ذخیرے کرلو' خزانے بھرلو اگرچہ اس جرم میں المناک عذاب کیوں نہ سہنا پڑے۔ بخیل کا دل منڈیوں اور بازاروں میں اٹک کر رہ جاتا ہے۔ اسے انھی مقامات میں سکون ملتا ہے۔ وہ خانہ خدا سے بیزار رہتا ہے۔ مسجد میں' ذکر الٰہی میں اس کا دل نہیں لگتا۔ حالانکہ حضورؐ نے فرمایا: ''خدا کے پسندیدہ علاقے صرف مسجدیں ہیں اور خدا کو ناپسندترین علاقے منڈیاں اور بازار ہیں''۔ (مسلم) دراصل یہ شیطان کے ٹھکانے ہیں جہاں جھوٹ' بددیانتی' فریب سب چلتا ہے۔

ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو کاروبار کروانا چاہا تو حضورؐ سے مشورہ لیا۔ آپؐ نے فرمایا: اسے گندم فروش نہ بنانا جو گندم خرید کر ذخیرہ اندوزی کرے' نہ اسے قصاب بنانا اور نہ اسے کفن فروش بنانا۔ یعنی جس نے ۴۰ روز تک گندم ذخیرہ کی جب کہ مخلوقِ خدا آٹے کو ترس رہی ہو تو ایسے ذخیرہ اندوز کا گناہ اتنا بڑا ہے کہ شرابی اور زانی سے بڑھ کر مجرم ہے۔ قصاب کا پیشہ اس لیے ناپسندیدہ ہے کہ جانور ذبح کرتے کرتے دل سے رحم کا جذبہ نکل

جاتا ہے' دل پتھر ہو جاتا ہے۔ کفن فروشی اس لیے ناپسندیدہ ہے کہ کفن بیچنے والا میری اُمّت کی موت کا آرزومند رہے گا کہ جلد جلد اموات واقع ہوں تاکہ اس کے کفن کا کپڑا زیادہ بِک سکے۔ مجھے تو اپنی اُمّت کا ایک ایک بچہ عزیز اور پیارا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

وھب بن منبہ نے ذکر کیا کہ ایک بار حضرت سلیمانؑ سے ابلیس لعین ایک بزرگ کی شکل میں ملا۔ حضرت سلیمانؑ نے ابلیس سے پوچھا: تو عیسیٰ کی اُمّت کو کیسے گمراہ کرے گا؟ اس نے کہا: میں انھیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ' مزید دو خداؤں کی طرف دعوت دوں گا۔ پھر حضرت سلیمانؑ نے پوچھا: تو اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے گمراہ کرے گا؟ اس نے بتایا: میں انھیں روپے پیسے کی طرف دعوت دوں گا۔ پھر یہ دولتِ دنیا انھیں کلمہ لا الٰہ الا اللہ سے بھی زیادہ پیاری ہو جائے گی۔ (تنبیہ الغافلین)

حضورؐ نے فرمایا: بطحاے مکّہ کے پہاڑ میرے لیے سونے چاندی کے طور پر پیش کیے گئے۔ مگر میں نے اللہ سے دعا کی: یَارَبِّ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاَحْمَدُکَ اِذَا شَبِعْتُ وَاَضْرَعُ اِلَیْکَ اِذَا جُعْتُ ''اے میرے پروردگار! مجھے ایک دن بھوکا رکھ اور ایک دن کھانا دے تاکہ جب میں کھاؤں تو تیرا شکر کروں اور جب بھوک لگی ہو تو تجھ سے گڑگڑا کر مانگوں''۔ (تنبیہ الغافلین)

۹- مذہبی تعصّب: امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ شیطان کے لیے دل کے مضبوط قلعے تک پہنچنے کے لیے چور دروازہ مذہبی تعصّب بھی ہے' یعنی اپنے مسلک کے علاوہ دوسرے مسالک کے لوگوں کے لیے دل میں نفرت رکھنا۔ ہر وقت کینہ میں گھلتے رہنا۔ جھگڑے کی راہ تلاش کرتے پھرنا۔ دوسروں کو نظرِ حقارت سے دیکھنا۔ یہ مذہبی تعصّب صرف گنہ گاروں کو برباد نہیں کرتا بلکہ بڑے بڑے عبادت گزاروں کی عبادتوں کو بھی برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ حضرت حسنؒ بصری فرماتے ہیں کہ ابلیس نے طرح طرح کے گناہوں میں اُمّتِ محمدیہؐ کو ملوث کیا' پھر بھی ملعون کہتا ہے کہ اس اُمّت کے لوگوں نے میری کمر توڑ ڈالی ہے۔ جب یہ گناہ کرتے ہیں تو فوراً استغفار کرتے ہیں اور اللہ سے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ بالآخر شیطان نے مذہبی ہواے نفس پیدا کر دی۔ مذہب کے نام پر گناہ ایجاد کر ڈالا۔ جس چیز کو آدمی مذہب سمجھ بیٹھے گا' اس سے توبہ کیسے کرے گا؟ بلکہ اُلٹا اسے ثواب تصور کر کے انہماک اور دھڑلے سے کرے گا۔ اس لیے اس گناہ پر اسے نہ ندامت ہو گی' نہ توبہ کرے گا' بلکہ بے فکری سے اس دلدل میں دھنستا چلا جائے گا۔ ایک نہ ایک دن وہ مذہبی منافرت دنیا میں اہل اسلام کو خانہ جنگی کے جہنم میں جھونک دے گی' اور دنیا و آخرت کا خسارہ اس کا ثمر ہو گا۔ بقول اقبال ؎

شجر ہے فرقہ آرائی' تعصّب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

(احیاء العلوم الدین از امام غزالیؒ' جلد سوم' باب اوّل سے ماخوذ)